خواتین کے ارشاد و تبلیغ کے جواز پر ایک مدلل مکتوب
عمدۃ المکتوبات
علے
اجازۃ ارشاد السالکات
تصنیف
غوث جہاں، سرفراز مقامات صدیقیت ولعبدیت والخلافت والامامت
والاحسان مجدد ملت حضور محبوب سبحان حضرت سیدنا و مرشدنا امام خراسانی
اخندزادہ سیف الرحمن پیر ارچی مبارک
اردو ترجمہ
صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی
خادم طلباء جامعہ جیلانیہ لاہور
تقدیم
عارفہ صادقہ قاریہ عظیم مذہبی سکالر شیخۃ الحدیث
علامہ حافظہ تسنیم کوثر ہاشمی سیفی
پرنسپل جامعہ سیفیہ رحمانیہ لبنات الاسلام گجرات
شعبہ نشر و اشاعت
آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ جامعہ جیلانیہ
نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ
روحانی پبلشرز
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ
لاہور
042-7236056
0320-4651872

خواتین کے ارشاد و تبلیغ کے جواز پر ایک مدلل مکتوب

عمدۃ المکتوبات

علی

اجازۃ ارشاد السالکات

تصنیف

غوث جہاں، سرفراز مقامات صدیقیت والعبدیت والخلافت والامامت والاحسان مجدد ملت حضور محبوب سبحان حضرت سیدنا و مرشدنا امام خراسانی اخندزادہ **سیف الرحمن** پیر ارچی مبارک

اردو ترجمہ

صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی

خادم طلباء جامعہ جیلانیہ لاہور

تقدیم

عارفہ صادقہ قاریہ عظیم مذہبی سکالر شیخۃ الحدیث

علامہ حافظہ تسنیم کوثر ہاشمی سیفی پرنسپل جامعہ سیفیہ رحمانیہ بنات الاسلام گجرات

سرپرست آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

روحانی پبلشرز دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
042-7236056
0320-4651872

☆......☆......☆

نام کتاب ۔۔۔۔۔۔ عمدۃ المکتوبات علی اجازۃ ارشاد السالکات
۔۔۔۔۔۔ کیا عورت پیر بن سکتی ہے؟
مؤلف ۔۔۔۔۔۔ مجدد ملت امام خراسانی حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک
مترجم ۔۔۔۔۔۔ صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی
طبع اوّل ۔۔۔۔۔۔ مئی ۲۰۰۵ء
صفحات ۔۔۔۔۔۔ ۴۸
تعداد ۔۔۔۔۔۔ ۴۰
ناشر ۔۔۔۔۔۔ آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ جامعہ جیلانیہ لاہور کینٹ
ہدیہ ۔۔۔۔۔۔ 40/= روپے

واحد تقسیم کار

☆ روحانی پبلشرز ظہور ہوٹل گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور 7236056

ملنے کا پتہ

☆ آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ جامعہ جیلانیہ نادرآباد بدیاں روڈ لاہور کینٹ 5721609
☆ آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ باڑہ ہنڈیکس علاقہ مجوری خیبر ایجنسی پشاور
☆ مرکزی آستانہ عالیہ سیفیہ لکھوڈیر نزد داروغہ والا چوک لاہور 6555788
☆ آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ حسین ٹاؤن راوی ریان شریف لاہور 7981980
☆ آستانہ عالیہ گلزاریہ سیفیہ بابا فرید کالونی چونگی امرسدھو لاہور
☆ مرکزی جامعہ سیفیہ رحمانیہ لبنات الاسلام بادشاہی روڈ اڈہ والا ککلاں گجرات
☆ آستانہ عالیہ پیر صابر رفیق عابدی سیفی نزد جامعہ مسجد مدنی خیبر کالونی ضرار شہید روڈ لاہور
☆ آستانہ عالیہ سرکار مبارک پیر محمد شاہ عابدی سیفی 17 ون آر ضلع اوکاڑہ

حرفِ آغاز

مرشد طریقت تاجدار عالیہ سلسلہ سیفیہ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن کی علمی شخصیت کے پیش نظر ان کا مکتوب "عمدۃ المکتوبات علی اجازۃ ارشاد السالکات" کے نام سے منسوب ہے۔ اس میں دلائل اور منفرد موضوع کو مدنظر رکھتے ہوئے روحانی پبلشرز لاہور نے اس کی طباعت کا اہتمام کیا۔ تاکہ قارئین زیادہ سے زیادہ استفادہ کرسکیں۔ اس کے علاوہ اہل تصوف کے ذوق کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت کے ۱۰۰ سے زائد مکتوبات ورسائل عربی اور فارسی میں ہمارے پاس موجود ہیں اللہ تعالیٰ ادارہ ہذا کو قدم بقدم پر ترقی عطا فرمائے تو انشاء اللہ جلد ان کے اُردو تراجم کا اہتمام کرکے مختلف ادوار میں اہل شوقین حضرات کیلئے طباعت کا اہتمام کیا جائے گا۔

آج کل نہ صرف عورتوں بلکہ مردوں کو بھی دینی مسائل سے واقفیت کی اشد ضرورت ہے۔ حال یہ ہے کہ علماء وصوفیاء کے گھرانوں میں بھی تہذیب جدید نے اپنا پڑاؤ ڈالا ہوا ہے اورنئی پود کے جوان مرد اور عورتیں تصوف اور اصلاح کے مسائل سے بیگانہ ہوتے جارہے ہیں اوروں کا تو ذکر ہی کیا۔ ایسے نازک وقت میں پیر طریقت رہبر شریعت آفتاب ولایت واقف رموز حقیقت حضرت اخندزادہ مبارک مدظلہ العالی نے سالکات کی تربیت ورہنمائی پر مختصر سا رسالہ تحریر فرما کر احسان عظیم فرمایا چونکہ عرصہ دراز سے یہ مسئلہ درپیش تھا کہ کیا خواتین ارشاد اور تصوف میں خدمت کے اہل ہیں یا نہیں؟

اس پر اہل سنت وجماعت کا گجرات کے اندر ایک مرکزی ادارہ جامعہ سیفیہ رحمانیہ لبنات الاسلام کی معلمات کی طرف حضرت مرشد طریقت اخندزادہ مبارک مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں سوالات کی شکل میں ارسال کیے گئے تھے۔ جس پر حضرت مدظلہ نے بڑے جامع انداز میں علمی مضمون تحریر فرما کر سالکات کے سوالات کے جواب عنایت فرمائے ہیں۔ ہم جامعہ سیفیہ رحمانیہ کی معلمات کے شکرگزار ہیں۔ جنہوں نے ہمیں وہ حضرت کا مضمون عنایت کیا اور ساتھ ہی پیر طریقت رہبر شریعت شیخ الحدیث مفتی ڈاکٹر پیر محمد عابد حسین سیفی دامت برکاتہم العالیہ کے جگر گوشہ حضرت علامہ حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی مدظلہ جنہوں نے سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کرکے عام دوست احباب اور اہل ذوق کیلئے ایک گوہر نایاب مہیا فرمادیا۔

کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہدایت کیلئے مرد وزن دونوں کو یکساں احکامات صادر فرمائے

ہیں، جس طرح تبلیغ کا حق مردوں کو ہے اسی طرح خواتین کو ہے اور یہ ہدایت کا سلسلہ اسی طرح قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات و صاحبزادیوں اور صحابیات نے جس طرح اس تبلیغ کے فریضے کو خواتین میں پھیلایا اور بڑے اچھے اور عمدہ انداز میں تبلیغ کا کام سرانجام دیا اسی طرح ان کے علاوہ بڑی بڑی خواتین جن کا نام اسلام میں سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے۔ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بڑی بڑی خواتین جنہوں نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے اور تبلیغ کا کام کیا۔

موجودہ دور میں حضرت مرشد طریقت اختر زادہ مبارک کے خلفاء کی جس طرح لمبی لسٹ ہے اس لسٹ میں خواتین کی بھی ایک خاصی تعداد موجود ہے جو ارشاد کا کام سرانجام دے رہی ہیں، اور موجودہ دور میں اہل سنت و جماعت کے کثیر تعداد میں مدارس موجود ہیں، جس میں معلمات ہماری بہنیں علماء کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں اور جس طرح علم ظاہر مسلمان عورت اور مسلمان مرد پر فرض ہے اسی طرح علم باطن بھی دونوں کیلئے یکساں ہے۔ چونکہ تقویٰ پرہیزگاری اور اصلاح چاہے وہ علم ظاہر سے ہو یا علم تصوف سے بہرکیف ضروری ہے۔ اس مختصر مضمون میں آپ کو کثیر تعداد میں دلائل ملیں گے۔ الفاظ کم ہیں لیکن مواد کافی زیادہ ہے اس کا صحیح اندازہ اس کے مطالعہ سے ہی لگایا جا سکے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمان و مرد دونوں کو اس رسالہ سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین! بجاہ النبی الکریم

خاک پائے اولیاء

مخدوم زادہ طارق عزیز قادری

روحانی پبلشرز ظہور ہوٹل

دربار مارکیٹ لاہور

عارفہ صادقہ سیدہ تسنیم کوثر ہاشمی سیفی مؤسسہ و مہتممہ جامعہ سیفیہ رحمانیہ گجرات

الحمدللہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی بھی قوم کی خواتین کا اس قوم کی تعلیم و تربیت میں جو حصہ ہوتا ہے وہ کسی تشریح اور بیان کا محتاج نہیں۔ وہ ماں ہی ہے جس کی گود بچے کی سب سے پہلی درسگاہ اور تربیت گاہ ہوتی ہے اور یہ درسگاہ ایسی مؤثر ہے کہ یہاں کا سیکھا ہوا سبق ذہن و قلب پر پتھر کے نقش سے بھی زیادہ دیرپا ہوتا ہے۔ تعلیم دنیاوی بھی ہے اور دینی بھی' پھر دینی تعلیم بھی دو حصوں میں منقسم ہوگی۔ ایک تعلیم ظاہری اور دوسری تعلیم باطنی یعنی ایک شریعت کی دوسری طریقت کی۔ مشاہدہ عام ہے کہ ہماری خواتین زیور تعلیم سے آراستہ ہوتی ہیں۔ اگرچہ سارا زور تو دینوی تعلیم کے حصول پر ہی دیا جاتا ہے۔ تاہم کچھ خوش نصیب دینی تعلیمات سے بھی بہرہ ور ہوتی ہیں۔ اگلے مرحلے میں بیشتر خواتین ہمیں ہر دو شعبہ میں مسند تدریس پر فائز نظر آتی ہیں جن سے خواتین کی ایک کثیر تعداد مستفید ہوتی ہے۔ مگر آج تک کسی نے خواہ عالم ہو یا غیر عالم' عورت کے استاد ہونے پر اعتراض نہیں کیا۔

جبکہ باطنی علوم میں عورت سے استفادہ کرنے پر عوام تو عوام علمائے ظاہر کی کثیر تعداد' نہ صرف معترض ہوئے' بلکہ عوام کے ذہنوں کو منتشر کرنے کا پورا سامان کرنے میں مشغول نظر آتے ہیں کہ عورت ذکر کی تلقین نہیں کر سکتی نہ ہی عورتوں کو بیعت کر سکتی ہے۔ حالانکہ یہی عورت علوم دینوی اور دینی میں جب ماہر ہو جاتی ہے تو فریضہ تدریس سرانجام دینے کے قابل بھی جاتی ہے۔ یہ بات ہر ذی شعور جانتا ہے کہ جاہل شخص سے علم سیکھنے کوئی نہیں جاتا اور ماہر و مستند استاد کو علم سکھانے سے کوئی شے مانع نہیں ہو سکتی۔ تو کیا وجہ ہے کہ جس خاتون نے طریقت کے اسباق کی تکمیل کر لی ہے۔ وہ دوسروں کو اس کی تعلیم نہیں دے سکتی؟؟ جبکہ اسلاف میں حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ مسند تعلیم و افتاء و ارشاد پر اس انفرادیت سے جلوہ گر نظر آتی ہیں کہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ بھی آپ کے در دولت پر سوالی نظر آتے ہیں۔ اگرچہ آنحضرت ﷺ کے بعد صحابہ کرام تمام

اسلامی ملکوں میں علم کی اشاعت اور اسلام کی دعوت کیلئے پھیل گئے۔ مدینہ منورہ میں حضرت ابن عمرؓ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابن عباس اور زید بن ثابت جیسے صحابہ کرام کی مستقل درسگاہیں قائم تھیں لیکن درسگاہ اعظم مسجد نبوی کا وہ گوشہ تھا جو حجرۂ نبوی کے قریب تھا۔ جہاں حضرت عائشہ صدیقہ خود پردہ کی اوٹ میں تشریف فرما ہوئیں اور فیض حاصل کرنے والے لڑکے عورتیں اور جن مردوں کا حضرت سے پردہ نہ تھا' حجرہ کے اندر مجلس میں بیٹھتے تھے اور دیگر لوگ حجرہ کے سامنے مسجد نبوی میں بیٹھتے دروازہ پر پردہ پڑا رہتا۔ لوگ سوال کرتے آپ جواب دیتیں۔ آپ ہر سال حج کو تشریف لے جاتیں' آپ کا خیمہ کوہ حرا اور کوہ ثبیر کے درمیان نصب ہوگا۔ تشنگان علم جوق در جوق دور دراز کے ممالک سے آ کر حلقہ درس میں شریک ہوتے۔ واضح رہے کہ اس وقت علم ظاہر اور باطن الگ الگ نہ تھے بلکہ معلم کائنات کے یہ تمام شاگرد ظاہر و باطن کے جامع تھے۔ یہی لوگ تعلیمات نبویہ کے کامل وارث تھے۔ شریعت و طریقت ایک ہی دور سے تقسیم ہوتی تھی۔ حضرت نے اپنے بزرگرامی حضرت ابو بکر صدیق کے دور خلافت میں ہی مرجعت عامہ اور منصب افتاء بھی حاصل کر لیا تھا۔ حضرت عمر فاروق' حضرت عثمان غنی اور ان کے بعد تادم آخر وہ فتوے دیتی رہیں۔ حالانکہ حضرت عمر کے عہد خلافت میں مخصوص صحابہ کبار کے علاوہ کسی کو فتویٰ دینے کی اجازت نہ تھی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت عمر کو کس درجہ آپ کے علم اور وقفیت پر اعتماد تھا...... مسروق تابعی قسم کھا کر کہتے ہیں۔ لقد رایت مشیخة اصحاب رسول اللهﷺ یسئلونها عن الفرائض (ابن سعد و حاکم) ترجمہ: میں نے شیوخ صحابہ کو ان سے مسائل پوچھتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت ابن عباس' حضرت عبداللہ بن عمر وغیرہما جو فقہ اور اجتہاد میں حضرت عائشہ کے برابر تھے۔ وہ بھی بعض مسائل میں حضرت عائشہ سے ہی سوال کر کے تسلی حاصل کرتے۔ جن مسائل میں صحابہ کے مابین اختلاف پیش آتا۔ یہ لوگ فیصلہ کیلئے انہی کی خدمت عالیہ میں رجوع کرتے۔ امیر معاویہ دمشق میں حکومت کرتے تھے مگر ضرورت پڑنے پر قاصد شام سے چل کر باب عائشہ صدیقہ پر کھڑے ہو کر سلطان وقت کیلئے مسائل دریافت کرتا۔

غرض کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فریضہ تعلیم و افتاء و ارشاد کو جس حد تک ادا کیا وہ دیگر صحابہ

کی کوششوں سے کسی طرح کم نہیں۔ بالخصوص موسم حج میں حضرت کی قیام گاہ لاکھوں مسلمان قلوب کا مرکز بن جاتی۔ عورتیں چاروں طرف سے گھیر لیتیں وہ امام کی صورت میں آگے آگے اور تمام عورتیں ان کے پیچھے پیچھے چلتیں۔ جنس نسوانی پر ان کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ انہوں نے دنیا کو بتا دیا کہ ایک مسلمان عورت پردہ میں رہ کر بھی علمی' مذہبی' اجتماعی' سیاسی' پندو واعظت اور اصلاح وارشاد اور امت کی ظاہری باطنی بھلائی کے کام سرانجام دے سکتی ہے۔

اسی طرح حضرت رابعہ بصریہ عدویہ' فاطمہ شامیہ اور میمونہ سوداء جیسی کئی صاحب کمال خواتین صفحۂ ہستی پر جلوہ گر ہوئیں۔ جن سے وقت کے اولیاء بھی اکتساب فیض کرتے' خود کو ان کے سامنے طفل مکتب تصور کرتے ان کے علم وفضل اور عارفانہ گفتگو سے بڑے بڑے صاحب مقام بھی حیران رہ جاتے۔

بطور نمونہ میں صرف یہاں ایک پاکباز اور رشک ملائکہ ہستی کا ذکر بطور اختصار ضروری سمجھتی ہوں تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ زوجہ مصطفیٰ ﷺ کے علاوہ آپ کی لونڈیوں میں سے بھی ایسی خواتین گزری ہیں جنھیں اللہ نے اپنا انتہائی قرب عطا فرمایا۔ یہ وہ ہیں جو دوسری صدی ہجری میں اس عالم میں جلوہ آرا ہوئیں اور انہوں نے تصوف میں ایک نئے مکتب خیال کی بنیاد ڈالی۔ دنیا کو بتایا کہ عبادت تجارت نہیں بلکہ عبادت کا مقصد صرف خداوند تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ جو عبادت کسی لالچ یا خوف سے کی جائے گی۔ وہ عبادت نہیں بلکہ تجارت ہے۔ یہی وہ خوش نصیب تھیں جن کی پیدائش پر آقائے دو عالم ﷺ ان کے باپ کو نوید سنا رہے ہیں کہ آج جو تمہارے یہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے وہ سیدہ ہوگی اور اپنے وقت کی بڑی برگزیدہ اور بزرگ ہستی' فقیری بچی اندھیرے میں اس طرح آئی ہے جیسے رات کے بعد سورج نکلتا ہے۔ اس کی روشنی دور دور پھیلے گی وہ ایک بلند پایہ عابدہ زاہدہ ہوگی۔ اسی بچی کا نام حضرت رابعہ بصریہ ہے۔

انہی کے پاس ایک دن حضرت صالح قزوینی آئے اور کہنے لگے کہ جو شخص اللہ کا دروازہ کھٹکھٹائے تو دروازہ اس کیلئے ضرور کھلتا ہے۔ حضرت رابعہ نے جب یہ سنا تو صالح قزوینی سے فرمایا "دروازہ کھٹکھٹاتا رہے گا اور دروازہ کون کھولے گا۔ پہلے یہ تو بتاؤ کہ دروازہ بند کس نے کیا ہے جو

اس کے کھنکھنانے اور کھولنے کی ضرورت پیش آئے۔ یہ عارضانہ کلمات سن کر حضرت صالح قزوینی حیرت میں رہ گئے اور فرمانے لگے۔ "آج مجھے مرد ہو کر اپنی جہالت اور عورت کی دانائی و عقلمندی پر بہت تعجب اور بڑی حیرت ہوئی ہے۔

حضرت شیخ زین الدین عطار نے حضرت رابعہ بصریہ کی بزرگی اور جوش عشق الٰہی سے متاثر ہو کر فرمایا۔ "جب عورت راہ خدا میں مرد ہو تو اس کو عورت نہیں کہنا چاہئے۔

درحقیقت مرد اور عورت صرف جنس مخصوص کا نام نہیں بلکہ اہل طریقت کے نزدیک پہچان یوں ہے۔

طالب دنیا مخنث ہے' طالب عقبیٰ عورت ہے اور طالب مولا مرد ہے۔ لیکن دور حاضر کے علماء بالخصوص اور عوام بالعموم' عورت کے مذکورہ بالا مناسب کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ اسی کے پیش نظر مرشد گرامی قدر حضرت قیوم زماں' شہنشاہ خراساں' نائب محبوب رحماں' اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی' خراسانی کی خدمت والا شان میں مذکورہ بالا صورتحال کے متعلق بذریعہ تحریر حضرت گرامی قدر' پیر طریقت' مفسر قرآن پیر مفتی عابد حسین' سیفی صاحب کی وساطت سے استفسار کیا گیا تو حضرت مبارک صاحب نے کمال شفقت فرماتے ہوئے ایسا کافی وشافی دلائل سے مزین' مکتوب گرامی تحریر فرما دیا جس کے بعد اعتراض کی گنجائش نہیں رہتی۔

اللہ کریم عزیز القدر' حافظ عرفان اللہ سیفی صاحب کو بھی جزائے جزیل سے نوازے جنہوں نے مذکورہ مکتوب شریف کا اردو ترجمہ کر کے قارئین و قارئات کیلئے نہایت آسانی پیدا کر دی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقت آشنا بنائے اور مکتوب شریف سے کما حقہٗ استفادہ کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ النبی الکریم الامین۔

تسنیم کوثر ہاشمی سیفی

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بوساطت عزیز الوجود ارجمند ی مفتی محمد عابد حسین سیفی بنام عارفہ صادقہ مبلغہ بی بی سیدہ تسنیم کوثر ہاشمی بنت صلبیہ مولانا عبدالرحمن ہاشمی وعذرا شمیم سیفی دسرت جبیں ہاشمی سیفی (دارالعلوم سیفیہ رحمانیہ لبنات الاسلام ادھوال کلاں نزد سروس موز گجرات۔

یہ مکتوب ایک سوال کے جواب میں ہے۔

سوال: بعض فتنہ انگیزوں نے یہ فتنہ شائع کیا ہے کہ عورتیں منصب ارشاد کے لائق نہیں ہیں اور گزشتہ ادوار میں کوئی ایک بھی ایسی عورت نہیں ملتی جس نے مخلوق خدا کے افادہ کیلئے کام کیا ہو۔ منکرین کے اس جھوٹے پروپیگنڈا کو ختم کرنے کیلئے ہم آپ کی صحیح ہدایت کی منتظر ہیں۔

الجواب: الحمدللہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی

آپ کا خط موصول ہوا بہت ہی خوشی ہوئی کیونکہ اکثروا اخوانکم فی الدین (اپنے دینی بھائیوں کی کثرت کرو) کے تحت ہماری بھی یہی خواہش ہے اور آیت کریمہ سنشد عضدک باخیک (ہم آپ کے بازو کو آپ کے بھائی ذریعے تقویت دیں گے) بھی اسی معنی کی تائید کرتی ہے اور فاستبقوا الخیرات وسابقوا الی مغفرۃ من ربکم (نیکی کے کاموں میں آگے بڑھو اور اپنے رب سے مغفرت حاصل کرنے میں سبقت لے جاؤ) کے حکم کے مطابق نیکی کے کاموں میں بلند ہمت اور سخت محنت دکھانی چاہیے اور گھاٹا پانے والوں کی پریشان کن باتوں سے حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے کیونکہ کل یعمل علی شاکلتہ (سب اپنے انداز پر عمل کرتے ہیں) اس جیسے معاملات میں سخت مزاحمت نہیں کرنی چاہیے۔ جھوٹ زیادہ دیر تک نہیں چلتا۔ ان مخاصمین کی بری حالت کا سبب ان کی یہی بے سروپا باتیں ہی ہونگی۔ من لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور (جسے اللہ نور نہ دے اس کیلئے نور نہیں) جو کام اپنے آپ کو درپیش ہو اس کو پورے اہتمام سے سرانجام دینا چاہیے اور اغیار سے چشم پوشی بہتر ہے۔ قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون۔

الحضرت نہ صرف یہاں کے بلکہ پورے ملک کے علامہ ننۃ الملک والشہادہ ہیں اور شریعت کی

ترویج وترقی انہی کی عمدہ کوششوں سے ہی ممکن ہوئی ہے (اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے) بعض احباب جو کہ دولت شہود اور وجدانی ذوق کی لذت سے بے بہرہ ہیں انوار وتجلیات اور قرب خداوندی کے مقامات ان پر ابھی منکشف نہیں ہوئے وہ عارفہ وسالکہ خواتین کے خلیفہ بنائے جانے اور ان کی دعوت وارشاد پر اعتراض وانکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان معارف کی حقیقت سے آشنا فرمائے اور ہمیں اور ان کو اس آزمائش سے نجات عطا فرمائے۔

معترضین کے یہ اعتراضات نصوص اور سلف وخلف صالحین کے اسوہ کے خلاف ہیں۔

الکتاب میں ہے۔

جو شخص رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی پیروی کرتا ہے اور ان کے اخبار واحوال کو جانتا ہے۔ نیز ان کے اقوال وافعال سے واقف ہے اس پر یہ عیاں ہے کہ یہ وہ طریقہ ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے بعثت کے بعد اختیار فرمایا اور امت کو بھی اسی حالت پر ابھارا اور صحابہ کرام نے بدعتیوں کی بدعتوں کو چھوڑ کر آپ ﷺ کی اتباع کی اگر چہ ان میں سے بعض مستحسن بھی تھیں۔

المختصر عارف محقق اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں۔

اس راز کے ظاہر کرنے میں بلند ترین مقصد ایمان اسلام اور اس احسان کے کمال کو ثابت کرنا ہے جس کو حق الیقین سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس سے خاص طور پر سلسلہ نقشبندیہ جاری ہوا ہے لہٰذا اس شخص کو خوشخبری ہو جس نے یہ مضبوط رسی تھام رکھی ہے۔

اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں کہ جان لیجئے کہ طریقہ نقشبندیہ اصلاً صحابہ کا طریقہ ہے نہ تو انہوں نے اس میں اضافہ کیا ہے نہ کمی۔ یہ اپنے آپ کو اس رنگ میں رنگنے اور پھر منعکس ہونے کا طریقہ ہے۔ جس کے حصول فیض میں بوڑھے بچے سب برابر ہیں اور اس کی فیض رسانی کرنے میں زندہ ومردہ سب برابر ہیں۔

آپ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ:

"پس معلوم ہوا کہ جس شخص نے کسی شیخ کے دامن کو نہ تھاما جو کہ اس کو اس سے نکلنے میں رہنمائی کرے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے کیونکہ آدمی بغیر شیخ کے طریقہ علاج

حاصل نہیں کرسکتا۔ اگر چہ وہ ایک ہزار کتاب حفظ کرے لہٰذا یہ کہنے میں احتیاط کریں کہ صوفیاء کا طریقہ کتاب وسنت کا طریقہ نہیں کیونکہ یہ کفر ہے بلکہ یہ سارا طریقہ اخلاق محمد یہ ہے۔ اس کا گوشت پوست (ظاہر و باطن) اخلاق محمد یہ سے ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔

لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجو الله و الیوم الاخر و ذکر الله کثیرا

بے شک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے اس کیلئے جو اللہ اور آخرت کے دن کا امیدوار ہے اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔

وان کنتن تردن الله ورسوله والدار الاخرة فان الله اعد للمحسنت منکنا اجرا عظیما (احزاب پ۲۱)

اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکی والیوں کیلئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات والقانتین والقانتات والصادقین والصادقات والصابرین والصابرات والخشعین والخاشعت والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجهم والحافظات والذاکرین الله کثیر اوالذاکرات اعدالله لهم مغفرة واجرا عظیما (پ۲۱ احزاب ۳۳)

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرماں بردار اور فرماں برداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی والے اور عاجزی والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کیلئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

نیز ارشاد گرامی ہے۔

وما خلقت الجن والانس الالیعبدون

اور میں نے جن اور انسان اپنی عبادت ہی پیدا کیے۔

ان آیات کے عموم میں عورتوں کی نفی کبھی متصور ہی نہیں ہو سکتی بلکہ تمام اعمال میں مرد و زن برابر ہیں لیکن ہاں اس اعتبار سے کہ عورت ناقص العقل اور ناقص الدین ہے اس لیے ان کو منصب نبوت و رسالت سے علیحدہ رکھا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب خداوندی میں بعض عورتیں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ ثابت قدم ہوئی ہیں بلکہ بعض عورتیں بعض مردوں سے سبقت لے جاتی دیکھائی دیتی ہیں۔

مولانا عبدالرحمٰن بن احمد جامی نے اپنی کتاب نفحات الانس میں

"ذکر النساء العارفات الواصلات الی مراتب الرجال" کے نام سے علیحدہ باب ذکر کیا ہے اور صاحب فتوحات نے فتوحات کے 73 ویں باب میں اللہ والوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

کل ماتذکرہ من ھولاء الرجال باسم الرجال فقد یکون منھم النسآء ولکن یغلب ذکر الرجال

جو تمام تذکرہ ہم نے مردوں کے متعلق مردوں کے نام سے کیا ہے۔ اس میں عورتیں بھی شامل ہیں لیکن مردوں کا ذکر غالب تھا۔ (اسلئے مردوں ہی کا تذکرہ کیا عورتوں کا نہیں)

نیز ارشاد فرمایا

قیل لبعضھم کم الابدال قال اربعون نفسا قیل لہ لم لاتقول اربعون رجلا فقال فقدیکون فیھم النساء

کسی اللہ والے سے پوچھا گیا کہ ابدال کتنے ہیں تو فرمایا کہ چالیس نفوس ہیں۔ ان سے عرض کی گئی کہ آپ نے چالیس مرد کیوں نہیں فرمایا (چالیس نفس کیوں کہا؟) فرمایا کبھی کبھی ان میں عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔

شیخ ابوعبدالرحمٰن اسلمی صاحب طبقات المشائخ نے عابدہ اور عارفہ عورتوں کے احوال کے متعلق ایک علیحدہ کتاب جمع فرمائی ہے اور اس میں کئی خواتین کا ذکر کیا ہے۔

شاعر کا کہنا ہے۔

ولو کان النساء کم ذکرنا لفضلت النساء علی الرجال

اگر عورتیں ان مردوں کی طرح ہو جائیں جن کا ہم نے ذکر کیا تو وہ مردوں پر فضیلت لے جائیں۔

فلا التانیث لاسم الشمس عیب ولا التذکیر فخر للهلال

نہ تو (لفظ) شمس کا مونث ہونا عیب کی بات ہے اور نہ ہی (لفظ) ہلال کا مذکر ہونا قابل فخر ہے۔ (نحجات ص ۲۱۵)

۱- رابعہ عدویہ: اہل بصرہ میں سے تھیں۔ حضرت سفیان ثوریؒ ان سے مسائل پوچھا کرتے تھے اور ان کی نصیحت اور دعا کے طالب رہتے تھے۔ حضرت رابعہ فرماتی ہیں کہ ہر چیز کا ایک پھل ہوتا ہے اور معرفت کا پھل اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

۲- مریم البصریہ: یہ بھی اہل بصرہ میں سے تھیں۔ حضرت رابعہ بصری کی ہم عصر تھیں اور ان کے ساتھ ان کا اٹھنا بیٹھنا تھا۔ حضرت رابعہ بصری کی وفات کے کچھ عرصہ بعد تک زندہ رہیں۔ جب بھی محبت الٰہی کی باتیں سنتیں تو بے خود و مست ہو جایا کرتی تھیں۔ ایک دن لوگ محبت کے متعلق گفتگو کر رہے تھے کہ عشق کی آگ بھڑک اٹھی اور اسی محفل میں جان آفرین کے سپرد کر دی۔ (نحجات ص ۶۱۶)

۳- رابعہ شامیہ: آپ حضرت احمد بن حواری کی زوجہ تھیں کبھی آپ پر عشق کا غلبہ ہوتا کبھی انس کا اور کبھی خوف کا جب محبت کا غلبہ ہوتا تو کہا کرتی تھیں۔

حبیب لیس یعدله حبیب وما لسواه فی قلبی نصیب

میرا دوست ایسا ہے جس کے مقابلے کا کوئی دوست نہیں اور میرے دل میں اسکے علاوہ کسی کا حصہ نہیں۔

جیب غاب عن عینی وجسمی ولکن عن فوادی لا یغیب

(میرا) محبوب میری آنکھ اور جسم سے دور ہے لیکن میرے دل سے دور نہیں

ولقد جعلتک فی الفواد محدثی وبحت جسمی من اراد جلوسی

تجھے میں نے اپنے دل میں گفتگو کا مرکز بنالیا ہے۔ اور اپنے جسم سے باتیں اس کیلئے روا کردی ہیں جو میرے بیٹھنے کا ارادہ کرتا ہے۔

فاجلسم منی للجلیس موانس حبیب قلبی فی الفواد انیسی

میرا جسم میرے ہم نشیں کا غمگسار ہے اور میرے دل کا دوست میرے دل کا ساتھی ہے۔

خوف کی حالت میں فرماتیں

وزادی قلیل لا اراہ مبلغی اللزاد ابکی ام بطول مسافتی

میرا زادراہ کم ہے۔ مجھے اپنی منزل ملتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ کیا میں زادراہ کیلئے روتی ہوں یا طویل سفر کی وجہ سے۔

اتحرقنی باالنار یاغایة المنی فاین رجائی منک این مخافتی

اے میری امیدوں کی انتہا کیا تو مجھے آگ میں جلاڈالے گی، میں نے کہاں تم سے امید لگائی ہے اور کہاں تم سے ڈرتی ہوں۔

۴۔ فاطمہ نیشاپوریہ: یہ خراساں کی بزرگ خواتین میں سے تھیں اور بڑی بڑی عارفات میں سے ایک تھیں۔ کسی بزرگ نے حضرت ذوالنون سے پوچھا اس عارفوں کے گروہ میں سے آپ کو بزرگ ترین ہستی کونسی نظر آئی۔ آپ نے فرمایا کہ مکہ میں ایک خاتون دیکھی تھیں۔ لوگ اسے فاطمہ نیشاپوریہ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ قران کے ایسے معانی بیان کرتیں کہ میں حیران ہوجاتا تھا۔ وہ فرماتی تھیں۔

من عمل لله علی المشاهدة فهو عارف ومن عمل علی مشاهدة الله اياه فهو مخلص

جس شخص نے اللہ کیلئے اس کو دیکھ کر عمل کیا وہ عارف ہے اور جس نے یہ سمجھ کر عمل کیا کہ

اس کو دیکھ رہا ہے وہ مخلص ہے۔

۵- فاطمہ البروعیہ: اردبیل کے علاقہ سے تعلق رکھتی تھیں اور مقام شطح کی عارفہ خواتین اور متکلمات میں تھیں۔ کسی اللہ والے نے آپ سے سوال کیا کہ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا جلیس من ذکرنی (جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں) آپ اس کے متعلق کیا فرماتی ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ذکر یہ ہے کہ تو ہمیشہ مذکور کے ذکر میں کمر بستہ رہے اور تیرا ذکر اس کے ذکر میں فنا ہو جائے اور پھر اسی کا ذکر تیرے لئے وہاں باقی رہ جائے جہاں نہ مکاں ہے نہ زماں (نفحات (ص ۶۲۴)

لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ قرب خداوندی کے مقامات طے کرنے میں اور خلعت و ارشاد کے حصول میں عورتیں مردوں کے مساوی ہیں۔

حضرت مجدد قدس اللہ سرہ مکتوب نمبر ۳۰۰/ج ا کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ طریقہ نقشبندیہ کے اکابرین نے اسی راہ نا مسلوک کو اختیار کیا ہے اور یہ غیر معروف راہ ان بزرگان کے طریقہ میں معروف راہ بن چکی ہے۔ یہ بزرگ اپنی توجہ اور تصرف سے ایک دنیا کو منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں۔ یہ راہ ایسی ہے جس میں منزل مقصود تک پہنچنا لازمی ہے۔

مگر پیر کی توجہ رہنمائی کرے تو پھر کیا بوڑھے کیا جوان کیا عورتیں کیا بچے سب مقصود کے حصول میں برابر ہیں بلکہ مردے بھی اس دولت سے حصہ پاتے ہیں۔ حضرت خواجہ نقشبند فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ایسا طریقے عطا کیے جانے کی درخواست کی جو یقینی طور پر اس (اللہ تعالیٰ) تک پہنچانے والا ہو۔

حضرت خواجہ علاؤالدین عطار جو کہ آپ کے پہلے خلفاء میں سے ہیں نے اسی معنی میں یہ شعر پڑھا ہے۔

گر نہ شکستی دل دربان راز	قفل جہان راہمہ بکشادی

اگر تو نے دربان کی دل شکنی نہیں کی تو تو دنیا کے تمام تالے کھول سکتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں ان اکابرین کے طریقہ پر ثابت قدمی عطا فرمائے۔

معرفت کی نعمت سے عورتوں کو دور نہ رکھیں بلکہ عورتوں ۔ کے علاوہ بزرگ' نوجوان بلکہ بچوں اور مردوں کے متعلق بھی یہی سمجھیں کہ وہ اس میں برابر کے شریک وحصہ دار ہیں ان لوگوں (مخالفین) کی تشفی کیلئے اتنا ہی کافی ہے لیکن اگر وہ مزید تصریح چاہیں تو ہم بزرگان دین کی ان کتب سے دلائل پیش کرسکتے ہیں جو کہ عارفہ عورتوں کے ارشاد کے اثبات میں تحریر کی گئیں ہیں۔

عمدہ المقامات کے ص ۴۹۵ پر مرقوم ہے۔

منتخب سالع سے تذکرہ سالع: یہ تذکرہ عارفہ باللہ مقبولہ جناب رسول اللہ ﷺ حضرت بی بی صاحبہؒ کے متعلق ہے (جس میں مرقوم ہے) کہ راقم کی والدہ اور حضرت قیوم زماں کی بھتیجی ان کی خدمت میں رہیں اس سے پہلے وہ حضرت قدوۃ الاولیاء شاہ غلام محمد شرف کی خدمت میں رہیں۔ لہٰذا ان خاص نسبتوں سے انہوں نے وافر حصہ حاصل کیا۔ چنانچہ حضرت قدوۃ الاولیاء کے احوال کے تذکرہ میں ان کا بھی ذکر گزر چکا ہے۔ جب حضرت قیوم زماں قیومیت کے مقام پر فائز ہوئے تو بی بی صاحبہ ان کی خدمت میں رہیں چنانچہ حضرت قیوم زماں کے احوال میں ان کی طرف اشارہ گزرا ہے۔ بی بی صاحبہ نے ان کی خدمت میں رہ کر ان سے از سر نو ابتداء تا انتہا سلوک طے کیا اور کمال واکمال (خود کمال پر فائز ہونا اور دوسرے کو بھی درجہ کمال تک پہنچا دینا) کے مقام سے مشرف ہوئیں۔ پہلے ان کے نسب کو بیان کیا جاتا ہے۔ پھر اجمالی طور پر ان کے احوال کی کیفیت مذکور ہوگی۔ حضرت بی بی صاحبہ کے والد ماجد کا نام حضرت شاہ عطاء اللہ تھا۔ اپنے آبائی نسب کے لحاظ سے ان کا تعلق دہلی کے بخاری سادات سے تھا جو کہ حضرت حاجی عبدالوہاب بخاری قدس سرہ کی اولاد میں سے تھے اور یہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے زمانہ میں دہلی میں صاحب ارشاد تھے اور اپنے اجداد کے طریقہ کی ترویج فرماتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی طرف سے حضرت کے نام کئی مکتوبات ملتے ہیں۔ ان مکتوبات میں حضرت کی تعریف میں کئی عبارات لکھی ہیں۔ حضرت حاجی عبدالوہاب بخاریؒ نے جو مکتوب حضرت مخدوم جہانیاںؒ کی خدمت میں بھیجے ان شاء اللہ ان میں سے ایک کا تذکرہ بھی ہوگا۔ انہوں نے ان سے طریقہ بھی حاصل کر لیا تھا۔

جس مکتوب کا اوپر وعدہ کیا وہ ذیل میں مذکور ہے۔

جلد اول مکتوب نمبر ۵۵: بسیادت پناہ شیخ عبدالوہاب بخاری

کچھ عرصہ ہوا کہ آپ کے ساتھ رہنے کیوجہ سے آپ سے محبت پیدا ہو گئی جو تعلق آپ سے پہلے تھا تو اس کو چھوڑ کر۔ اسی وجہ سے آپ کی موجودگی اور غیر موجودگی میں آپ کیلئے دعا گو رہتا ہوں۔

حضور سرور کائنات فخر موجودات علیہ والہ الصلوٰت والتسلیمات والتحیات کا ارشاد گرامی ہے۔ من احب اخاہ فلیعلم ایاہ (جو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے تو اس کو (اس محبت سے آگاہ کردے) محبت کا خود بخود اظہار بہتر و اعلیٰ ہوتا ہے اور وہ محبت جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقرباء سے پیدا ہوتی ہے۔ اس سے امید کا رشتہ ہاتھ آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے طفیل ان کی محبت میں استقامت عطا فرمائے۔

۱۔ بی بی صاحبہ کی باطنی نسبت کا اظہار

جب بی بی صاحبہ نے ان کی خدمت میں رہ کر مراتب کمال و اکمال حاصل کر لیے اور معاملات سنن بہت جلد طے کر لیے اور بلند مقامات اور اعلیٰ مراتب سے مشرف ہو گئیں اور جب ان کا مشرب مشرب محمدی ہو گیا اور ولایت کے جملہ مدارج کا فیض حاصل کر لیا تو اسرار و کمال کی کوئی باریکی نہ تھی جس سے وہ ممتاز نہ ہوئی ہوں اور جب خاص الہامات اور خاص عنایات سے بھی فیض یاب ہو گئیں تو آپ کے مرشد حضرت قیوم جہاں نے ان کو ارشاد و تبلیغ کا حکم دیا لیکن انہوں نے خود اپنے آپکو اس مشکل معاملے سے دور رکھا اور اس امر مشاہدہ سے ہر چند کنارہ کیے رکھا اور ایک مدت تک اس معاملے میں گفتگو کرنے سے پس و پیش سے کام لیتی رہیں یہاں تک کہ اسی معاملہ میں حضور جناب اطہر صلوات اللہ وعلی الہ کی زیارت سے مشرف ہوئیں اور حضور ﷺ نے ان کو خلافت و ارشاد کی خاص خلعت عطا فرمائی اور ان کو اجازت عطا فرمائی اور اس معاملہ میں سخت تاکید فرمائی۔ پھر مجبوراً آپ نے اپنے مرشد گرامی سے اس (خواب) کا اظہار کیا۔ قیوم زماں تو مدت سے اس امر کی خواہش رکھتے تھے لہذا آپ بہت خوش ہوئے اور ان کو ارشاد و تبلیغ کی اجازت

نامہ لکھ دیا۔ نیز اپنا جبہ و دستار تبرک کے طور پر ان کو عنایت فرمائیں اور جو طلبا آپ کی خدمت میں موجود تھے۔ ان کو حکم ارشاد فرمایا کہ حضرت بی بی صاحبہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے پاس جایا کریں اور ان کے حجرہ کے باہر بیٹھ کر ان سے توجہ لینے کی اجازت عطا فرمائی۔ نیز اپنے بیٹوں بچوں اور اہل خانہ کو بھی یہی حکم دیا۔ کیا بیٹیاں کیا بیویاں تمام کو ان کا مرید کروا دیا۔ آپ (بی بی صاحبہ) طوعاً و کرھاً مرشد گرامی کے حکم اور ارواح طیبہ کے اشارہ سے اس کام میں مشغول ہو گئیں۔ جلد ہی ان میں ایسی تاثیر نظر آنے لگی جو تصور میں بھی نہ تھی اور قریب و بعید سے لوگ خصوصاً عورتیں ان کی خدمت میں حاضر ہونے لگیں۔ اطراف و اکناف میں ان کے فیض و ارشاد کے ڈنکے بجنے لگے۔ ان کے اپنے خاندان کی بہت سی عورتیں ان کے دامن کے ساتھ وابستہ ہوئیں اور راز و اسرار سے سرمست و سرشار ہوئیں۔ بہت سی ارادت مند خواتین مجذوب ہو گئیں۔ یہاں تک ان مجذوب عورتوں کے پاؤں میں زنجیر ڈال کر کمروں میں رکھا جاتا۔ عورتوں کی جو حالت ان مقبولہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھی۔ وہ کسی اور متقدمین اور متاخرین بزرگوں کے اجتماع اللہ و فی اللہ میں سننے کو نہیں ملیں بلکہ مردوں میں بھی اس طرح کمال و اکمال کی قوت کا عالم خال خال ہی نظر آتا ہے۔

بیت:

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ۔۔۔ دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

حضرت روح القدس کا فیض اگر دوبارہ مدد فرمائے تو دوسری ہستیاں بھی اسی طرح کر سکتی ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیا کرتے تھے۔

ارشاد خط:

حضرت قیوم جہاں رضی اللہ عنہ کا ارشاد نامہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا اور اپنی خلافت سے ان کو نوازا اور اس نسبت کو انبیاء اور اولیاء کے درمیان جاری فرمایا اور اللہ کی رحمتیں ہوں۔ ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور ان کی آل پاک پر اور ان کے ہدایت یافتہ اصحاب پر اور اسی طرح رحمتوں کا نزول ہو تمام انبیاء اولیاء اور اللہ کے نیک بندوں پر امابعد!

دیکھنے میں آیا ہے کہ جب مخدومہ محترمہ معظمہ مکرمہ مظہر انوار القیوم نور العین ثمرۃ الفواد لمۃ المعصومہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا سلوک فقیر حاجی صفی اللہ سرہندی سے مکمل کیا اور کمال واکمال کے اعلیٰ درجات سے مشرف ہوگئیں اور ولایت صغریٰ اور کبریٰ وعلیا حاصل کرلیں اور سیر الی اللہ سیر فی اللہ کے مدارج میں عروج حاصل کرلیا اور کمالات نبوت و رسالت میں عروج حاصل کیا اور انبیاء ورسل کے مقامات میں صعود سے مشرف ہوچکیں اور ان اکابرین کی صفوں میں داخل ہوگئیں اور معیت احاطہ کے علوم اور توحید وجودی وشہودی کی سیر کا تفصیل سے مشاہدہ کرلیا اور طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت مجدد الف کے طریقہ کے مطابق حضور کا مقام پالیا اور مکمل فنا اور اکمل بقا اور عین واثر کے زوال اور فنا در فنا کے مقام کو حاصل کرلیا۔ ظلال اصول اور وصول باصل الاصل کے تمام مقامات میں اس قدر ترقی حاصل کرلی کہ اس میں ظلیت کے شائبہ سے یکسوئی حاصل ہوگئی۔

نیز مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ ایسے بہت سے دیگر مقامات سے مشرف ہوئیں کہ ان کی مثال ان کے مقابلہ میں قطرہ و دریا کی سی ہے۔

علوم کے ان کمالات کا اظہار واجب ہوتا ہے اور ان کے اسرار و رموز کا پوشیدہ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ یضیق صدری ولا ینطلق لسانی (میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زباں نہیں چلتی) میں اس کی طرف اشارہ ہے اور قطع منی ھذا البلعوم میں اُس کی طرف اشارہ ہے اور جب انہوں (بی بی صاحبہ) نے نزول کے مقام میں عروج کامل حاصل کرلیا تو فقیر کے دل میں یہ خیال آیا کہ کیوں نہ بی بی صاحبہ کو تعلیم و تلقین کی اجازت دی جائے تا کہ مخلوق خدا ان کے فیوض و برکات سے بہرہ مند ہو لیکن ایک مخدومہ مکرمہ (بی بی صاحبہ) تھیں کہ اس کو قبول کرنے سے اغماض برتتی رہیں اور اس امر کو ملتوی کرتی رہیں۔ یہ اسی وجہ سے ہوگا کہ انتہائی ازلی عنایات ان کے شامل حال ہو جائیں۔ سو ہوا بھی یوں ہی کہ ان کا معاملہ پستی سے اوج ثریا تک جا پہنچا اور وہ خلت و محبوبیت کے مقام سے مشرف ہوئیں اور اللہ جل جلالہ کی جناب سے اصالت و فردیت اور دیگر مقامات سے مشرف ہوئیں (جو اس کے لائق تھے) پھر وہ حضرت خیر البریہ علیہ وعلی الہ الصلوت

والتسلیمات کی زیارت سے مشرف ہوئیں اور آپ ﷺ نے خلافت وارشاد کی خلعت عطا فرمائی اوراس کو قبول کرنے کی سخت تاکید فرمائی۔ الحمدللہ علی ذٰلک حمداً کثیرا

اگر چہ اب مخدومہ مذکورہ کو اجازت کی قطعاً ضرورت باقی نہیں رہتی لیکن چونکہ بزرگوں نے لکھا ہے کہ پیر کی اجازت کے بغیر اس مشکل راہ پر قدم نہیں رکھنا چاہیے۔ لہٰذا یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ راہ خدا کے طالبین تمام مرد وعورت کو چاہیے کہ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوں اور ان سے وہ طریقہ حاصل کریں جو فقیر سے ان کو پہنچا ہے اور اپنی باطنی استعداد کے مطابق ان سے بہرہ مند ہوں اور اس اجازت کی شرط یہ ہے کہ شریعت مرضیہ پر استقامت اور سنت مصطفوی علی صاحبھا الصلوات والسلام والتحیۃ پر ثابت قدم رہیں اور سلسلہ عالیہ کے شیوخ رضی اللہ عنھم اجمعین سے محبت میں راسخ ہوں۔

الصلوٰت والسلام علی خیر الانام وعلی الہ العظام وصحبہ الکرام الی یوم القیمۃ

اس کے بعد ایک مدت تک ارشاد وتبلیغ کا کام ہوتا رہا اور خواتین کا ایک جم غفیر ان کی خدمت سے مستفیض ہوتا رہا۔ وہ جماعت جو ناقص العقل اور ناقص الدین تھی وہ معرفت ویقین کے کمال سے متصف ہوگئی ہے۔

حنظل صحرا چو سیب بوستان میزند پہلو بقندی دوستان

اے دوستو! ریگستان کا تمہ باغ کے سیب کی طرح اب میٹھے سے شانہ ملاتا ہے (مقابلہ کرتا ہے) اللہ تعالیٰ کی ان پر بے پایاں عنایات دیکھ کر میں ان کی خدمت میں اکثر یہ شعر پڑھتا ہوں۔

اگر بادشاہ بردر پیرہ زنن بیاید تو ای خوجہ سلبت مکن

اس بزرگ عورت کے دروازے پر اگر بادشاہ بھی آئے تو اسے بھی مونچھیں نیچی کرنا پڑیں گی۔

یہ بی بی صاحبہ کی معرفت وارشاد کے مختصر احوال تھے۔ اگر تفصیل میں جاؤں تو بات لمبی ہو جائیگی۔ بہر حال ایک منصف مزاج مومن کیلئے یہی کافی ہے۔ ان متعصبین ومنکرین کی بات نہیں کرتا جو اہل اللہ کا انکار کرتے ہیں ان سے تعصب رکھتے ہیں اور ان کی شان میں بے ادبی کرتے

ہیں۔ان کی شان میں تفریط سے کام لیتے ہیں اور ان خواتین کی عیب جوئی کرتے ہیں جو اس مطلوبہ امر کی اہل ہوتی ہیں۔ان سالکات پر طعن زنی کرتے ہیں جو مقامات سلوک کی بلندی تک جا پہنچی ہیں۔

حاشا وکلا اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں کی فریب زدہ باتوں سے محفوظ فرمائے جو اپنے منہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں۔شریعت جن کو قبول ہی نہیں کرتی۔

قارئین گرامی قدر،حضرات قائدین ومدرسین اس ہمارے علاقہ میں مزید ملاحظہ فرمائیں کہ ضلع گجرات میں ایک خوبصورت مدرسہ ہے جس میں علوم دینیہ اور فنون مذہبیہ کی تعلیم دی جاتی ہے اور بلاشبہ اس کی طالبات کی تعداد 700 تک جا پہنچی ہے۔حیران کن بات یہ ہے کہ اس کا نظم ونسق تمام کا تمام عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔اس طرح کی تعلیم وتربیت قرون ثلاثہ میں ہوا کرتی تھی۔ اس زمانے کو سرکار شفیع انس وجاں ﷺ کی زبان مبارک نے عمدہ زمانے سے متصف فرمایا تھا اور ہمارے اس زمانہ میں فتنے سر اٹھا چکے ہیں اور اب وہ وقت آ چکا ہے جسے فتنوں کا زمانہ قرار دیا گیا ہے۔اس حالت میں ان مدارس کی تعمیر وبقاء ایک مستحسن عمل ہے۔اس کی مثال اس اشارہ سے سمجھی جا سکتی ہے کہ

من راٰہ المسلمون حسنا فھو عنداللہ حسن (جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے)

اس علاقے کی عورتوں کے افادہ واستفادہ کا دارومدار اسی پر ہے کیونکہ وہاں آداب شریعت کے مطابق ظاہر کو سنوارنے کی تربیت دی جاتی ہے اور اس پر ان کے معاملاتی امور کی اصلاح کا انحصار بھی ہے اور پھر علوم باطنیہ کی کیا شان ہوگی جسے اخلاف اسلاف تصوف کا نام دیتے ہیں اور یہ علوم قرآن وحدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہیں۔اگر اس کا تذکرہ شروع ہوا تو ممکن ہے کہ ایک ضخیم کتاب میں ڈھل جائے اس لئے اشارہ پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

کتابوں میں (تصوف کو) حالت شریفہ سے موسوم کیا گیا ہے بلکہ اس کی تعریف نور ہدایت، عنایت اور توفیق من اللہ کے الفاظ سے کی گئی ہے اور یہ عین شریعت کے مطابق عمل کرنا ہے۔

کیونکہ شریعت و طریقت میں کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش نہیں اور جو شخص طریقت کو شریعت سے جدا گردانتا ہے وہ زندیق ہے کیونکہ آداب شریعت کے ذریعے ظاہر میں نکھار آتا ہے اور آداب طریقت سے باطن سنورتا ہے اور یہ مخلوق کو خالق سے ملادیتا ہے انسان کو اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف کردیتا ہے اور اہل اللہ کو فنا و بقا کے مقام سے مشرف فرمادیتا ہے لیکن ان کمالات کے حصول کا دارومدار شیخ کامل ومقتدا کی توجہات پر ہے۔

کوئی بھی صاحب بصیرت شخص اپنے ظاہر کو صورت شریعت اور اپنے باطن کو حقیقت شریعت کے بغیر نہیں رکھ سکتا۔ لیکن جو شخص بے بصیرت ہو وہ تو پھر ایسا ہی کریگا۔

المختصر مذکورہ بالا بحث سے میرا مقصد ارشاد اور دعوت کے مطلق طریقہ کو ثابت کرنا ہے۔ چاہے وہ مرد ہوں یا عورتیں۔ مسئلہ اس طرح نہیں ہے جس طرح مخالفین اور حاسدین گمان کرتے ہیں۔ بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ عورتوں کا ارشاد ممنوع ہے اور ایک غیر معروف چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے جیسا کہ بعض باتیں بنانے والے اور منع کرنیوالے کہتے رہتے ہیں تو پھر یہ بھی چاہے کہ مردوں میں سے جو اولیاء اللہ ہیں ان کی دعوت وارشاد کو بھی ممنوع قرار دیا جائے کیونکہ مرد اور عورتیں شریعت کے احکام کے یکساں مخاطب ہیں۔ ہم صرف ایک آیت کی طرف اشارہ کرتے ہی پروردگار عالم نے فرمایا۔

وما خلقت الجن والانس الالیعبدون (میں نے جن اور انسان پیدا نہیں کئے مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں) یہاں خطاب مطلق ہے اور (قاعدہ ہے کہ) المطلق یجری علی اطلاقہ (مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے) اس لئے جب ہر دو فریق (مرد و عورت) کا ذکر معرفت میں برابر ہوا ہے تو ضروری ہے کہ استفادہ افادہ اور ارشاد میں وہ اپنی استعداد کے مطابق برابر ہوں لیکن ہاں یہ بات ہے کہ مرد و عورت کے درجات میں فرق کو بہرحال ملحوظ خاطر رکھا جائیگا۔

اور پھر یہ بھی ہے کہ جس طرح مخالفین عورتوں کیلئے علوم باطنیہ کی دعوت کا انکار کرتے ہیں تو پھر اسی طرح وہ علوم ظاہریہ میں بھی ان کی تدریس کا انکار کیوں نہیں کرتے؟ ان کا یہ انکار صرف

اپنی کمزوری کی وجہ سے ہے کہ وہ خود طریقت کے اسرار کی خوشبو پا نہ سکے (اور چلے ہیں دوسروں کا انکار کرنے)

امام غزالی اپنی کتاب احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ علم کی لذت اس علم کے شرف کے مطابق ہوتی ہے اور علم کا شرف معلوم کے شرف کے مطابق ہوتا ہے۔

اپنے اسی قول کے آخر میں وہ فرماتے ہیں کہ علم لذیز ہوتا ہے اور لذیز ترین علم اللہ تعالیٰ اس کی صفات اور افعال کا علم ہے۔ نیز عرش الٰہی کی انتہا سے لے کر تحت الثریٰ تک اسکی بادشاہت میں غور و فکر کرنا یہ لذیز ترین علم ہے۔ لہٰذا جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کی لذت تمام لذات سے قوی ہے۔

اے سالک مردوں اور عورتوں! اللہ تعالیٰ تمہیں فنا کے بعد بقا کا مقام عطا فرمائے۔ ان سوالوں کے جواب بہت زیادہ ہیں لیکن طوالت کے ڈر سے ان کو بالتفصیل ذکر کرنا یہاں ممکن نہیں۔ بہر حال میں نے اجمالاً ان کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ میں نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے شارٹ کٹ رستہ اختیار کیا ہے تا کہ طالب' سالک اور طالبہ و سالکہ دنیا کے جھوٹے پروپیگنڈا کرنے والوں کے دھوکے میں مبتلا نہ ہوں۔ زمانہ کے تفرقہ بازوں کی واہمات میں نہ الجھیں اور مکار اور دھوکے باز لوگوں کی لغویات سے پریشان نہ ہوں۔

اہل علم خود بھی اس مسئلہ کو سمجھ لیں اور اہل عبادات کو بھی آگاہ کر دیں اور جو شخص ان دلائل پر بھی قناعت نہیں کرتا اسے اپنے آپ پر رونا چاہیے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہی غصے کی موت مر جائے۔

شاعر نے اللہ کے کرم سے کیا عمدہ بات کی ہے۔

ان کنت تعلم فتلک مصیبة　　　وان کنت لا تعلم فالمصیبة اعظم

اگر تو جان جائے پھر بھی مصیبت ہے اور اگر تو نہ جانے تو پھر اس سے بڑھ کر مصیبت ہے۔

زد شیخ شہر طعنہ بر اسرار اہل دل　　　المرء لایزال عدو لما جھل

شیخ شہر نے اہل دل کے اسرار پر طعنہ زنی کی۔ آدمی جس چیز کو جانتا نہیں اس کا دشمن ہی رہتا

ہے۔آب خضراز جوی باراولیا۔

یہ مسئلہ بہت واضح ہے اگر میں چاہوں تو بات کو طول دے سکتا ہوں مگر یہ مقام اس طوالت کا متحمل نہیں۔ یہ مختصری وضاحت ایک منصف مزاج عالم اور محقق کیلئے کافی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرتے ہیں کہ وہ ہمیں شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوت والسلام پر استقامت عطا فرمائے۔ امین

والسلام

فقیر سیف الرحمٰن اخندزادہ

ارچی وخراسانی

ہجری 1415 ربیع الثانی

خاک راہ اہل دل

صاحبزادہ عرفان اللہ کان اللہ لہٗ

اختتام ترجمہ: 14 اگست بروز ہفتہ 2004ء ہجری 1425

غوث جہاں سرفراز مقامات صدیقیت ولعبدیت والخلافت والامامت
والاحسان مجدد ملت حضور محبوب سبحان حضرت سیدنا و مرشدنا امام خراسانی
اخندزادہ **سیف الرحمن** پیر ارچی مبارک

شیخ القرآن والحدیث ڈاکٹر مفتی پیر محمد
پیر محمد عابد حسین سیفی
مہتمم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ
042-5721609—0333-4263843

شعبہ نشر و اشاعت آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

روحانی پبلشرز دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
042-7236056
0320-4651872

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بوساطت عزیز الوجود ارجمند مولوی پیر مفتی محمد عابد حسین سیفی سرور کوٹی و عارفہ صادقہ مبلغہ تسنیم کوثر ہاشمی سیفی و عذرا شمیم سحر سیفی و مسرت جبیں ہاشمی سیفی صدور یافتہ در جواب سوالیکہ نمودہ بود کہ بعض فتنہ انگیزان اکثین را شائع ساختہ اند کہ زنان شایان منصب ارشاد نیستند و نہ در اعصار ماقبہ احدی از زنان مسود افادہ خلق گشتہ اند برای دفع اباطیل منکرین بھدایت نامہ چشم براہ داریم۔

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ مکتوب شریف شادوصول یافت فرحت بر فرحت افزود۔ زیرا کہ در تکثیر اخوان بموجب اکثروا اخوانکم فی الدین امیدواریہا است و کریمہ سنشد عضدک باخیک نیز مویداین معنی است۔ در امتثال امر فاستبقوا الخیرات وسابقوا الی مغفرۃ من ربکم۔ علو ہمت وسعی بلیغ باید نمود از سخنان پریشان ارباب خذلان تحت فکند کل یعمل علی شاکلتہ لائق ان کہ بمکافات ومجازات متعرض نشوند دروغی را فروغی نیست باعث کسادت بازار انھا کلمات متناقضہ انھا خواھد بود من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور شغلی کہ در پیش دارید باھتمام پیش برید واز غیر چشم بپوشید قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون۔

المقصود علمای اہل سنت وجماعت انجائی بلکہ از سائر بلاد کہ زینۃ الملک والشہادۃ بودہ وترویج شریعت بمساعی جمیلۂ این بزرگان دین موسط میباشند شکر اللہ تعالیٰ سعیھم بمرافقت بعض برادران کہ از دولت شہود ولتند ادا ازواق وجدانی حاصل نکردہ اند وعلیہ ایشان در انکشاف انوار تجلیات مقامات قرب خداوندی ہنوز بازنشدہ است اذا استخلاف واسترشاد نسوان عارفات سالکات انکار ورزیدہ وزبان بطعن کشودہ اند او صلھم اللہ الی حقیقۃ المعارف ونجانا اللہ سبحانہ وایاھم عن ھذا الابتلاء این تخمین طاعنین از نصوص واز اسوۂ حسنۂ سلف وخلف متبائن میباشد وفی الکتاب ومن تتبع احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعرف اخبارہ واحولہ وعلم اقوالہ وافعالہ تبین لہ ان ھذہ الطریقۃ ھی الغی اشعار

صلی اللہ علیہ وسلم بعد البعثۃ وبعث امتہ علی ھذہ الحالۃ وتبعہ اکابر الصحابۃ رضی اللہ عنھما دون ما ابتدعہ المبتدعۃ ولو کان بعضھا مستحسنۃ فی الجملۃ وقال العارف المحقق فی رسالتہ ان الغایۃ القصویٰ من سر الایجاد انما ھو التحقق بکمال الایمان والاسلام والاحسان المعبر عنہ بحق الیقین وتسلسلت بھا النقشبندیۃ خصوصاً فطوبی لمن تمسک بھذہ العروۃ الوثقیٰ وقال فیھا بعد عبارۃ اعلم ان الطریقۃ النقشبندیۃ قدس اللہ اسرار اھالیھا طریقۃ الصحابۃ رضی اللہ عنھم علی اصلھا لم یزید واولم ینقصوا فھی طریق الانصباغ والانعکاس یستوی فی استفاضتھا الشیوخ والصبیان وفی افاضتھا الاحیاء والاموات وقال فی موضع اخر فعلم ان کل من لم یتخذلہ شیخا یرشدہ الی الخروج عن ھذہ الصفات فھو عاصٍ للہ تعالیٰ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ لا یھتدی بطریق العلاج بغیر شیخ ولو حفظ الف کتاب فی العلم؛ وایاک ان تقول طرق الصوفیۃ لم یات بھا کتاب ولاسنۃ فانہ کفر فانھا کلھا اخلاق محمدیۃ سداھا ولحمتھا منھا انتھیٰ

واما الکتاب فقولہ تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجعوا اللہ والیوم الاخر وذکر اللہ کثیراo سورۃ الاحزاب پ۲۱

وقولہ وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنت منکن اجرا عظیماo احزاب پ۲۱

وقولہ تعالیٰ ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات والقانتین والقانتات والصادقین والصادقات والصابرین والصابرات والخشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجھم والحافظات والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعداللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیماo پ۲۱ احزاب ۳۳

وقولہ تعالیٰ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون○

درعموم ایا تہا نفی نساء ابدا متصور نیست بلکہ در سائر اعمال ھر دو فریق مساوی الطرفین مستند باعتبار کہ ھن ناقصات العقل وناقصات الدین سلسلہ نبوت ورسالت از انہا متبری است ولی درسلسلہ معرفت ومراتب قرب خداوندی بعض نسا در جنب رجال قدم راسخ دارند بلکہ بعض نسارا بربعض اولیاء سبقت بیشتر دیدہ شدہ است

مولانا عبدالرحمٰن بن احمد جامی در کتاب خود نفحات الانس در بابہ زنان عارفات بابی نمادہ اند فی ذکر النساء العارفات الواصلات الی مراتب الرجال

صاحب فتوحات رحمہ اللہ تعالیٰ در باب ھفتاد وسوم از فتوحات بعد از انکہ ذکر بعض از طبقات رجال اللہ کردہ است میگوید وکل مانذکرہ من ھولاء الرجال باسم الرجال فقد یکون منھم النساء ولکن یغلب ذکر الرجال قیل لبعضھم کم الابدال قل اربعون نفسا فقیل لہ لم لا تقول اربعون رجالاً فقال قد یکون فیھم النساء۔

شیخ ابوعبدالرحمٰن السلمیٰ صاحب طبقات المشائخ در ذکر احوال نسوہ یٓ عابدات ونساء عارفات علیحدہ کتابی جمع کردہ است وشرح احوال بسیاری از ایشان در بیان اوردہ قال بعضھم

ولو کان النساء کمن ذکرنا
لفضلت النساء علی الرجال
فلا التانیث لاسم الشمس عیب
ولا التذکیر فخر للھلال

(ص ۶۱۵ نفحات)

1 رابعہ عدویہ" از اھل بصرہ بود سفیان ثوری" از وی مسائل می پرسید وبوعظت ودعای وی رغبت می نمود رابعہ گفتہ است کہ ہر چیز را ثمرہ ایست وثمرہ معرفت روی بخدا آوردنست۔

2 مریم البصریہ" از اہل بصرہ است در عصر رابعہ بودہ وباوی صحبت داشتہ وبعد از رابعہ چندگاہ زیستہ وچون سخنان محبت شنیدی مست وبیخود گشتی۔ روزی از محبت سخن میگفتند زہرہ وی بدرید

و در مجلس جان بداد۔ ص ۶۱۶ نفحات۔

رابعہ شامیہؒ زوجۂ احمد بن ابی الحواری بود گاہی بودی عشق و محبت غلبہ و گاہی انس و گاہی خوف، در حال غلبۂ محبت میگفت

حبیب لیس یعدله حبیب — وما لسواه فی قلبی نصیب

حبیب غاب عن عینی و جسمی — ولکن عن فوادی لایغیب

در حال انس میگفت

ولقد جعلتک فی الفؤاد محدثی — وابحت جسمی من اراد جلوسی

فالجسم منی للجلیس مؤانس — وحبیب قلبی فی الفؤاد انیسی

در حال خوف میگفت

وزادی قلیل لا أراه مبلغی — اللزاد ابکی ام بطول مسافتی

اتحرقنی باالنار یا غایة المنی — فاین رجائی منک این مخافتی

4 فاطمہ نیشاپوریہؒ از قدماء نساء خراسان بودہ است و انکبار عارفات رحمہ اللہ تعالیٰ یک از مشائخ ذوالنون را پرسید کہ ابزرگتر دیدی ازاین طائفہ گفت زنی بود در مکہ کہ وی را فاطمہ نیشاپوریہ میگفتند در فہم معانی قرآن سخنان میگفت کہ مرا عجب می آمدی گفتہ من عمل لله علی المشاهدة فهو عارف ومن عمل علی مشاهدة الله اياه فهو المخلص

5 فاطمۃ البرذعیہؒ دراردبیل میبودہ کانت من العارفات المتکلمات بالشطح بعض از مشائخ وی را از قول صلی اللہ علیہ وسلم لہ از حق سبحانہ حکایت کردہ است کہ انا جلیس من ذکرنی سوال کرد گفت ان الذکر ان تشهد ذکر المذکور لک مع دوام ذکرک له فیفنی ذکرک فی ذکره لک ویبقی ذکره لک حین لامکان ولا زمان ص ۶۳۳ نفحات

پس ہیچ شکی نیست لہ در طی مقامات قرب خداوندی و حصول خلعت ارشاد نسوان با رجال طریق تساوی اند حضرت مجدد حضرت صاحب قدس اللہ سرہ در آخر مکتوب چنین تحریر فرمودہ است حمد ما اکابر طریقہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ہمین راہ نا سلوک را اختیار کردہ اند و آن راہ تا

معہود در طریقہ این بزرگواران راہ معہود گشتہ است وعالم عالم را ازین راہ بتوجہ وتصرف بمطلب میرسانند این طریق راوصول لازم است اگر مراعات پیر مقتدا نمودہ اید چہ درین طریق پیر وجوان درفصول برابر بند ونساء وصبیان متساوی بلکہ موتی نیز ازین دولت امیدوارند حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند کہ از حق سبحانہ وتعالی طریقی خواستہ ام کہ البتہ موصل باشد وحضرت خواجہ علاؤالدین عطار کہ خلیفہ نخستین ایشان است درین معنی این بیت میخواند۔

گرنہ شکستی دل دربان را

قفل جہان راھمہ بکشادی

ثبتنا اللہ سبحانہ علی طریقۃ ھٰؤلاء الاکابر ازنعمت معرفت نساء را فرونگذاشت بلکہ علاوہ برنسوان طائفہ پیر وجوان وبلکہ صبیان واموات را نیز سہیم وشریک نشان دادند۔ برای تشفی منصف ھمین قدر بس است واگر تصریح مزید میطلبند لابدی است کہ از دیگر کتب معتمدہ قوم در اثبات ارشاد نسوان عارفات حجتی راھمیان آریم۔

درکتاب عمدۃ المقامات مسطور است ص ۳۹۵

تذکرہ سابع از منتخب سابع در ذکر عارفہ باللہ ومقبولہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا خدمت ایشان والدۂ راقم وخواہرزادہ حضرت قیوم جہان اند اول بخدمت حضرت قدوۃ الاولیاء شاہ غلام محمد مشرف بودند وازنسبتہای خاصہ ایشان بہرہ یافتہ چنانچہ حرفی ازان در تذکرۂ احوال حضرت قدوۃ الاولیاء گذشتہ چون حضرت قیوم جہان بمنصب قیومیت سرفراز گردیدند بی بی صاحبہ بخدمت ایشان رجوع فرمودند چنانچہ دراحوال حضرت قیوم جہان اشارہ بدان رفتہ وسلوک آن راہ از سرنو بخدمت ایشان از ابتداء تا انتہاء بانجام رسانیدند وبہ اعلی درجات کمال واکمال فائض ومشرف شدند اول نسب ایشان بہ بیان آوردہ شو بعدہٗ کیفیت احوال ایشان بطریق اجمال مذکور گردد والد ماجد حضرت بی بی صاحبہ حضرت شاہ عطاء اللہ نام دارند ودرنسب از طرف آبائی گرام از سادات بخاری دھلوی اند از اولاد حضرت حاجی عبدالوہاب بخاری قدس سرہ کہ در ایام حضرت مجدد الف ثانی در حضرت دہلی صاحب ارشاد بودند وطریق اجداد خود داشتند ودر سفر بودند

از جناب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مکاتیب بطرف ایشان ورود یافتہ دران مکاتیب فقرات مدحیہ ایشان بسیار نوشتہ اند انشاء اللہ مکتوبی ازان مذکور خواهد شد حضرت حاجی عبدالوہاب بخاری رحمۃ اللہ علیہ بحضرت مخدوم جہانیاں میرسد وطریقہ نیز از ایشان داشتند مکتوبی کہ بالا وعدہ ذکر شد نوشتہ می شود

مکتوب پنجاہ وپنجم از جلد اول شیخ عبدالوہاب بخاری صدور یافت چندگاہ است کہ دل را محبتی نسبت بملازمت شما پیدا شدہ است غیران ارتباطی کہ سابقا محقق بود بنا علیہ بدعای ظہر الغیب بی اختیار مشغول است وچوں سرور کائنات وفخر موجودات علیہ وعلی الہ الصلوات والتسلیمات والتحیات فرمودہ اند کہ من احب اخاہ فلیعلم ایاہ اظہار حب خود نمودن اولی وانسب دانست وبا این محبت کہ نسبت بہ اقربای آنحضرت علیہ السلام پیدا شدہ رشتہ امیدواری تمام بدست آوردہ حق سبحانہ تعالی بر محبت ایشان استقامت ارزانی فرماید بحرمۃ سید البشر علیہ وعلی الہ الصلوات والسلام تم مکتوبہ الشریف ۲۹۶ ص

اظہار نسبت باطنی بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

چون خدمت ایشان بسیر محبوبی ومرادی مراتب اظہار کمال واکمال را حاصل کردند ومعاملات سنین را بساعات طی فرمودند وبمقامات عالی ومراتب متعالی مشرف شدند وچوں مشرب ایشان محمدی واقعہ شدہ بودہ جمیع مدارج ولایات فائض گردیدند دقیقۂ از دقائق اسرار وکمال نماند کہ بدان ممتاز نشدند وبہ الہامات خاصہ وعنایات مختصہ وسرور آمدند مرشد ایشان حضرت قیوم جہان خدمت ایشان را تکلیف تام بامر ارشاد داشتند وایشان خود را ازین امر خطیر یکسو نمودند وسوانح ان بیان میفر مودند ہر چند مبالغہ دران امر مشاہدہ میمودند کنارہ ازاں می جستند درین لیت ولعل مدتی در گفتگوی کشید تا آنکہ در معاملہ بشرف زیارت جناب اطہر صلوات اللہ علیہ مشرف شدند وازان سرور کائنات وفخر موجودات بخلعت خاصہ خلافت ارشاد ممتاز ومجاز گردیدند وتاکید درین امر شریف دیدند لاچار اظہار بخدمت مرشد والا جار خود نمودند وان قیوم وقت چون از مدتی خواہش این امر داشتند ازیں امر مسرور گردیدہ علمۂ اجازت وارشاد برای ایشان نوشتہ وجبہ ودستار خود را بہ تبرکات بہ

ایشان عنایت فرمودند و جماعت طلاب کہ بخدمت عالی بود امر کردند کہ بخدمت حضرت بی بی صاحبہ رحمہا اللہ تعالیٰ رفتہ از بیرون حجرہ شریف توجہ گرفتہ باشند حتی کہ خلفای کامل خود را نیز اذن توجہ از ایشان نمودند و فرزنداں و اطفال و اہل خود را تمام چہ بنات و چہ ازواج بخدمت ایشان مرید کردند ایشان بہ امر مرشد و اشارہ ارواح طیبہ طوعا و کرھا مشغول شدند تاثیر در مسترشدان ایشان بنوعی شد کہ مافوق ان متصور بناشد و مردم از دور و نزدیک خصوصا از عالم نساء بہ ایشان رجوع آوردند و ھنگامہ ارشاد فیض رشاد ایشان در اطراف و اکناف منتشر شد بسا نسوان از خانمان خود دست برداشتہ بذیل داماں ایشان افتادند و از انوار و اسرار سرمست و سرشار شدند و بسیاری از مسترشدات ایشان مجذوبہ گردیدند حتی کہ در خانہ ایشان مجذوبات زنجیر بپا ہمیشہ فتادہ بودند در عالم نسوان مثل این اجتماع اللہ و فی اللہ کہ در خدمت ان مقبولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدہ بود چہ در متقدمین و متاخرین از صالحات شیذہ نہ شدہ بلکہ در عالم رجال خال خال دران حال بایں قوت کمال و اکمال بودہ باشد بیت۔

فیض روح القدس ار بازمدد فرماید۔ دیگران ھم بکنند آنچہ مسیحا میکرد۔

ارشاد خط

ارشاد نامہ کہ خدمت حضرت قیوم جہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند اینجا ثبت میشود ھذا ھو

الحمد للہ الذی خلق الآدم علی صورتہ و کرمہ بخلافتہ و اجریٰ تلک النسبۃ بین انبیائہ و اولیاء صلوات اللہ علی نبینا محمد و الہ الطاھرین و صاحبہ المھتدین و کذالک علی الانبیاء اجمعین و اولیاء. المرضیین و عباداللہ الصالحین اما بعد نمودہ می اید کہ خدمت مخدومہ محترمہ معظمہ مکرمہ مظہر انوار القیوم نور العین و ثمرۃ الفواد لمتہ المعصومہ سلمہا اللہ تعالیٰ چون سلوک و تسلیک طریقہ علیہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نزد فقیر حاجی صفی اللہ السرہندی باتمام و اختتام رسانید و باعلی درجات کمال و اکمال مشرف شدہ قطع مراتب ولایت صغریٰ و کبریٰ و علیا و سیر الی اللہ و فی اللہ عروج و مدارج کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزم بمقامات انبیاء و رسل و دخول در صفوف ان اکابر و وقوف از علوم معیت احاطہ و سریان توحید وجودی و شہودی بتفصیل حاصل نمود و از حضور خاصہ نقشبندیہ بطرز خاص حضرت مجدد

الف ثانی رضی اللہ عنہ وفناء اتم و بقاء اکمل وزوال عین واثر وفناء فنا تحقق یافت وارتقای از جمیع مقامات ظلال واصول ووصول باصل الاصل کہ از شائبہ ظلیت مبدا و یکسواست حاصل وقت او شد وسوای آنچہ مذکور گردید بمعاملاتی مشرف شد کہ این کمالات نسبت بآن حکم قطرہ دارد نسبت بدریای محیط چہ این کمالات از علوم واجب الاظہار است وان از اسرار لازم الاستتار یضیق صدری ولاینطلق لسانی ایمای بدان مینماید وقطع منی ھذا البلعوم اشارہ بان میکند ودر مقام نزول چون عروج کامل آمد بخاطر فقیر افتاد کہ معزا الیھا را اجازت تعلیم وتلقین نماید تا خلائق از فیوض وبرکاتش بہرہ ور گردند اما مخدومہ مکرمہ معظمہ در قبول این امر اہمال ورزیدہ وتعویق درین امر افتاد تا عنایات بی غایات ازلی شامل حال او گردید کار او را از حضیض باوج رسانید وبمنصب خلت و محبوبیت وبہرہ اصالت وفردیت ومایناسب ذالک من الخصوصیات والا از جناب اقدس خداوندی علی التواتہ والتوالی سرافراز وممتاز شد وبشرف زیارت حضرت خیر البریہ خاتمیت علیہ وعلی الہ الصلوات والتسلیمات والتحیۃ مشرف گردید واز ان جناب بخلعت خلافت وارشاد ماذون کامد شد و در قبول این امر تاکیدا کید یافت الحمدللہ علی ذالک حمدا کثیرا الاکابر الحال خدمت مخدومہ مشار الیھا را احتیاج باذن نیست اما چون از قلم موسوم گردید کہ بی اذن پیر درین امر خطیر اقدام نمی نماید لہذا اگر در کہ ھر کہ از قسم نساء ورجال کہ طالب راہ ایزد متعال باشد بخدمت شریفش برسد واخذ طریقہ نماید گویا باین فقیر رسیدہ باشد وبقدر استعداد از انعکاس باطن شریفش بہرہ ور گہ در شرط الاجازۃ الاستقامۃ بالشریعۃ المرضیۃ والسنۃ المصطفویہ علی صاحبہا الصلوات والسلام والتحیۃ والرسوخ بمحبۃ الشیوخ السلسلۃ العلیۃ رضی اللہ تعالیٰ اجمعین ثم الصلوات والسلام علی خیر الانام وعلی الہ العظام وصحبہ الکرام الی یوم القیام۔

بعد ازیں مدتی ارشاد ورزیدند وجہانی از قسم نسوان از خدمت ایشان مستفیض شدند جماعہ کہ بعقل ودین متصف اند بکمال عرفان ویقین موصوف شدند بیت۔

عقل صحرا چہ بیب بوستان

میزند پہلو بعقد ای دوستان

خدمت ایشان از کثرت مشاہدہ عنایات بی عایات جناب ایزدی درباره خودگاہی این فرد میخواند خود

اگر بادشاہ بردر پیرہ زن
بیاید توای خواجہ سبلت فکن

اینک صورت عرفان وارشاد بی بی صاحبہ رحمہا اللہ تعالیٰ اجمالا تسوید یافت اگر بہ تفصیل پرداختہ شود بہ تطویل فی انجام و ذالک یکفی للمومن المنصف لا المنکرین المتعصبین الذین ینکرون ویتعصبون ویسیئون الادب فی شان اہل اللہ تعالیٰ ویفرطون فی شانہم ویشنعون علی ارشاد من کانت ہی اہلا لہذا الامر المطلوب وطعنوا علی السالکات التی وصلت الیٰ ذروۃ مقامات السلوک حاشا و کلا نجانا اللہ تعالیٰ من دنس کلامہم الذی یقولون بافواہم قولا لایقبلہ الشرع

مزید تر برین البتہ قارئین گرامیان وحضرات قائدین ومدرسین ان نواحی ملاحظہ کردہ دیدہ باشند کہ در ضلع گجرات مدرسہ معتبرہ موجود است کہ تدریس میشود وداں مدرسہ علوم دینی وفنون مذہبی وبالغ میشود وطلاب ان مدرسہ بہ مقصد نفر بلا انکار نکیر واختصامی وارد بہ نسوان آنجناب کی خاصۃ کہ موجود نبوذ باین نظم ونسق اینگونہ تعلیم وتربیت در قرون ثلاثہ کہ بلسان شفیع انس وجان صلی اللہ علیہ وسلم قرون ثلاثہ بوصف خیریت، وخیر القرون متصف شدہ است، واحداث گردیدہ است ایں امر در قرنی وصورت گرفتہ است در عصری کہ در احادیث آں را زمانہ فتن گفتہ است کہ موجود میشود در آں حرج و مرج پس در حالیکہ بنا و بقاء اینگونہ مدارس وامثال این باشارہ من راہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن مستحسن در شرع باشد ومدار افادہ واستفادہ کافہ زنان آن ناحیہ گردیدہ باشد کہ ودین آموزش آراستن ظاہر است بآداب شریعت وسوط ومسلم قرار گرفتہ است اصلاح امور معاملاتی بر آن پس چہ تصور میرود در علوم باطنی کہ در عرف جامعہ خلف وسلف آنرا تصوف می نامند وثابت است بقرآن واحادیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اگر تذکار گردد ممکن نیاز وتالیف ضخیمی را احراز کردم از اشارت نیز ودر کتب انزاحالت شریفہ نامیدہ است بلکہ انزا نور وحدلیہ

دعنایہ واثر توفیق من اللہ تعالیٰ ستائش کردہ است و عمل کردہ است بعین شریعت و غایت شان از صفت موصوف میخواہند و نہایت شان از اسم مسمی میطلبند کہ نمی گنجد ہیچ تباین درمیان شریعت و طریقت زندیق میشود کہ طریقت راجدا شارد از شریعت زیرا ارستن ظاھراست بآداب شریعت وپیراستن باطن است بآداب طریقت و وصل کردن خلق است بخالق و متخلق ساختن خلق است بہ خلق اللہ تعالیٰ بفناء و بقاء مشرف کنن است اھل اللہ را منوط و منحصر است ایں ہمہ توجہات تو یہ شیخ مقتداء پس ہیچ احدی کہ صاحب بصیرت باشد نمی پذیرد کہ جانب ظاھر کہ صورت شریعت مورد عمل انکار ودجانب باطن کہ حقیقت شریعت عکس العمل مگر آنکہ مطمس البصیرت باشد۔

بالجملة قصدی مما ذكرته هنا اثبات الارشاد ودعوة الطريقة سواء كان رجالا اونساء فالامرليس كما يزعمه المعاندون الحاسدون فلو فرضوا ارشاد النساء ممنوعا وتوجها الى غير المعروف كما يتفوه المعقولون المانعون وهما في الخطاب يستويان فنشير الى اية واحدة قال ربنا جل جلاله' وماخلقت الجن والانس الا ليعبدون ٥ قال ابن عباس ليعرفون فالخطاب مطلق والمطلق يجرى علـى اطلاقه چون فریقین درمعرفت برابر آمدند پس لابد دراشفادہ وافادہ ارشاد بلی مضا ئقہ علی حسب الاستعداد مع رعایہ تفاوۃ درجاتھا برابر آمدند القول وايضاً ان االمـانعون كما ينكرون دعوتهن في علوم الباطن فلما ذا لا يمنعون تدريسهن في العلوم الظاهر يسن هذا الامن علة انهم لم يشم رائحة من اسرارا الطريقة وفي الاحياء للغزالى لـذة العلم بقدر شرف العلم. وشرف العلم بقدر شرف المعلوم. وقال في اخر قوله وبهذا تبين ان العلم لذيذ. وان الذالعلوم. العلم بالله تعالىٰ وبصفاته وافعاله وتـدبيره في مملكته من منتهى عرشه الى تخوم الارضين فينبغى ان يعلم ان لذة المعرفة اقوىٰ من سائر اللذات انتهى.

ويا ايها السالك والسالكة ابقا كما الله بعد ما افنا كما. ان مسائل الجواب كثيرة جدا لايمكن احصائها على التفصيل خوفاً عن الاطناب ولكن

اشرت الی مجامعها وسلکت اخصر المسالک فی نهایة الاختصار لمالایقع بهذا مثلاً فلیبک علی نفسه ولیمت علی غیضه ولله در القائل

وان کنت تعلم فذاک مصیبة

وان کنت لاتعلم فالمصیبة اعظم

زد شیخ شهر طعنه بر اسرار اهل دل

المرء لایزال عدو لما جهل

اب خضر از جوی بار اولیاء

نه خوریم از تشنهٔ غافل بیاء

فهذا هذا الامر شروح ان اردت یطول لا یحتملها المقام فهذا البذ یکفی للعالم المحقق المنصف فنسال الله الاستقامة علی جادة الشریعة المصطفویة علی صاحبها الصلوٰت والسلام

فقیر

سیف الرحمٰن اخندزادہ پیرارچی

نتیجہ فکر عذرا شمیم سحر سیفی

نائب مہتمم و صدر جامعہ سیفیہ رحمانیہ اودھوال گجرات

عرض حال بحضور مرشد گرامی مجدد ملت حضور محبوب سبحانی سیدی و مرشدی

اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک پیرارچی وخراسانی

سحر سیفی کو اپنا بنا مرشدا ! — اس کے خوابوں خیالوں پہ چھا مرشدا
اُلجھنیں اس کی ساری سلجھ جائیں — گر اٹھی تیری اس پہ نگاہ مرشدا
ہم نشیں سارے سائیں کے رنگ ڈھل گئے — اس کا کوئی نہیں تو نبھا مرشدا
اپنی پہچان تو اس کو کر دے عطا — دیدے قدموں میں تھوڑی سی جا مرشدا
ساری دنیا اسے سیفی سیفیؔ کہے — اس کا نام و نسب تو چھڑا مرشدا
کوئی دن عید اس کا بنا دے سخی — کبھی گھر اس کے پھیرا تو پا مرشدا
تیرے نعلین تاج اس کے سر کا بنیں — ایک جوڑا اگر ہو عطا مرشدا
نیچی نیچی نگہ ہولے ہولے قدم — اسوۂ مصطفےٰ ہر ادا مرشدا
دھیمہ دھیمہ سا لہجہ مسکراہٹ مدھم — جان و دل ہوں سحر کے فدا مرشدا

سحر سیفی کو اپنا بنا مرشدا

ناشر

جامعہ جیلانیہ

نادر آباد نمبر 1' بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

ٹیلیفون نمبر 042-5721609

☆......☆......☆

اسٹاکسٹ

روحانی پبلشرز ظہور ہوٹل دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

فون: 7236056 موبائل: 0320-4651872

ملنے کے پتے

☆ مرکزی جامعہ سیفیہ رحمانیہ لبنات الاسلام بادشاہی روڈ ادھووال کلاں گجرات

☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برانچ قلعہ دیدار سنگھ پرانا بازار گلی برنے والی ضلع گوجرانوالہ

☆ جامعہ گلزار سیفیہ رحمانیہ چونگی امرسدھو بابا فرید کالونی لاہور

☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برانچ منگلا روڈ نکودر تحصیل دینہ ضلع جہلم

☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برانچ اڈہ پنواں تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ

☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برانچ (ڈھوک) دریک راولاکوٹ آزاد کشمیر

☆ عائشہ صدیقہ اکیڈمی برانچ جامعہ سیفیہ رحمانیہ بھگوال ضلع گجرات

☆ حب القرآن محلہ رسولپورہ سمبڑیال برانچ جامعہ سیفیہ رحمانیہ ضلع سیالکوٹ

☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برانچ بھاگووال کلاں ضلع گجرات

☆ فاطمۃ الزہراء اسلامک اکیڈمی ٹانڈہ ضلع گجرات

نوٹ:۔ سلسلہ سیفیہ کی تمام کتب خریدنے کیلئے روحانی پبلشرز لاہور تشریف لائیں۔